السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیر تعمیر جامع مسجد شہدائے اہل حدیث منڈی بہاؤالدین میں مقامی بچوں کا مدرسہ ہے۔ قاری صاحب امامت کے ساتھ ساتھ بچوں کو تعلیم القرآن کا فریضہ بھی سر انجام دیتے ہیں۔ مسجد کے قرب وجوار میں زیادہ تر حنفیوں کے گھر ہیں ،جماعت قلیل ہے اور ہر ماہ مستقل طور پر تنخواہ ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ تو اس صورت میں قربانی کی کھالوں یا زکوٰۃ فنڈ میں سے قاری صاحب کی تنخواہ ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں؟

(سائل : رانا عبدالغفار منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ بذریعہ مولوی عبدالرحمان میر راجو والوکی موڑ سمن آباد، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عامة المفسرین کے نزدیک تعمیر مسجد وغیرہ فی سبیل اللہ میں داخل نہیں۔ مگر امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واعلم ان ظاھر اللفظ فی قولہ تعالیٰ (فی سبیل اللہ) لأیوجب القصر علی کل الغزاۃ فلھذا المعنی نقل القفال فی تفسیرۃ عن بعض الفقھاء أنھم اجازوا صرف الصدقات الی جمیع وجوہ الخیر من تکفین الموتی وبناء الحصون وعمارۃ المساجد لان قولہ (فی سبیل اللہ) عام فی الکل۔ انتھی عبارۃ الفخر۔

وَقَالَ انس والحَسَنُ ما اعطبت فِی الجُسُور والطرق فھی صدقة ماضیہ ۔اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ زکوٰۃ مسجد کی تعمیر اور اس کی مصلحت پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ بعض فقہاء اس کے جواز کے قائل ہیں۔

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کتاب الارض النفیر اور صاحب کتاب المرشد فی احکام الزکوۃ بھی ان فقہاء کی تائید کرتے ہیں کہ وہ وجوہ خیر جن میں تملیک نہیں پائی جاتی ان پر زکوۃ صرف کرنا جائز ہے۔ مگر صورت مسئولہ اس سے مختلف ہے کیونکہ پیش امام کو جو زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں دی جائیں گی وہ بطور تنخواہ اور امامت کے عوض ہوں گی اور یہ صورت شبہ سے خالی نہیں کیونکہ زکوٰۃ دہندگان اپنی زکوٰۃ اپنے پیش امام پر کر کے گویا اپنے اوپر خرچ کر رہے ہیں۔ اور تعلیم بھی اپنے بچوں کو دلا رہے ہیں۔ گویا اپنی زکوٰۃ اپنے ہی بچوں پر صرف کر رہے ہیں جو کہ جائز نہیں، لہٰذا امام کی تنخواہ مال زکوٰۃ اور قربانی کی کھالوں کے علاوہ اپنے اصل مال سے ادا کریں کیونکہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں اللہ کا حق ہے جیسا کہ حدیث میں ہے فی المال حق سوی الزکوٰۃ کہ فرض زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں اللہ کا حق ہے۔

لہٰذا احتیاط اس میں ہے کہ مال زکوٰۃ اور قربانی کی کھالوں سے امام کی تنخواہ ادا کرنے سے گریز کیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص562

محدث فتویٰ